ماں

سلطانِ طنز و مزاح ناظرؔ خیامی

ماں کیا ہے ایک پرتو صبحِ جمیل ہے ماں کیا ہے ایک عکس پر جبرئیل ہے
ماں رحمت خدا کی درخشاں دلیل ہے ماں کیا ہے ایک جزر و مد سلسبیل ہے
ابر کرم ہے گلشن ایجاد کے لئے
ماں رحمت تمام ہے اولاد کے لئے

ماں خسروان دہر کا شاداب بھاگ ہے ماں لَے ہے دُھن ہے ساز ہے نغمہ ہے راگ ہے
ماں گرمیوں میں برف ہے جاڑوں میں آگ ہے ماں مہ وشوں کی نیند رسولوں کی جاگ ہے
ماں شام کا سلام سحر کا درود ہے
ماں ہر کتابِ زیست پہ مہر وجود ہے

ماں ایک سنگ میل ہے راہ نجات کا ماں کوہِ سربلند ہے صبر وثبات کا
ماں نام ہے نگارِ رخِ کائنات کا ماں اک لقب ہے چشمۂ آب حیات کا
ماں صبح کی کرن میں شب ماہتاب ہے
ماں چاندنی ہے دھوپ ہے سایہ ہے آب ہے

ماں کائنات شوق کا اک محور تمام رنگوں کی آب وتاب ہے مابین صبح و شام
ماں حاکم رسول، کہیں مالک امام ماں مرکز حیات کا اک معتدل نظام
کس سورما کی ماں ہے یہ بیٹی رسولؐ کی
تعظیم کررہی ہے رسالت، بتولؑ کی

ماں جام زندگی میں سنہری شراب ہے ماں برگِ گل کا لوچ ہے نازک گلاب ہے
ماں صبح کا صحیفہ ہے شب کی کتاب ہے ماں جنت یقین کا رنگین باب ہے
حسن و جمال چہرۂ لیل و نہار ہے
ماں جلوہ گاہ رحمت پروردگار ہے

جو شام اعتماد تھی، صبح یقیں وہ ماں تاریکیوں میں تھی جو چراغ مبیں وہ ماں
سرمایۂ خلوص کی جو تھی امیں وہ ماں تھی جس کی ٹھوکروں میں بہشت بریں وہ ماں
جس نے کنیزئ شہ بطحا قبول کی
وہ ماں جو خادمہ تھی علیؑ و بتولؑ کی

ماں نعمتوں کا شہر ہے اولاد کے لئے ماں رحمتوں کی نہر ہے اولاد کے لئے
ماں شفقتوں کی لہر ہے اولاد کے لئے ماں کی وفات قہر ہے اولاد کے لئے
ماں کا فراق صبح قیامت سے کم نہیں
اس غم سے بڑھ کے کوئی زمانے میں غم نہیں

نالۂ دل

امتیاز الشعراء مولانا سید محمد جعفر قدسیؔ جائسی

ہو جو ہمت، حلّ مشکل کہیۓ کیا دشوار ہے ورنہ آساں کام کرنا بھی ذرا دشوار ہے
جس کو تم ہاتھوں سے کھو بیٹھے ہو وہ حاصل کرو دل میں کینہ رکھ کے پھلنا پھولنا دشوار ہے
اتحاد باہمی کی ہے نہایت احتیاج دوستو! بے اس کے اٹھنا بیٹھنا دشوار ہے
زندگی ربط عناصر پر فقط موقوف ہے یہ اگر دشوار ہے تو پھر بقا دشوار ہے
ہم اسیرانِ بلا کی کون لیتا ہے خبر ان کو سننا اہل دل کے درد کا دشوار ہے
دل سے انسانوں کے درد انسانیت کا مٹ گیا چارہ گر سے بے حس اعضا کی دوا دشوار ہے
ذلتیں اتنی اٹھا کر بھی نہ چیتوگے اگر ہاتھ آنا پھر تو دُرّ مدّعا دشوار ہے
بے حسی کی گر یہی حالت رہی اے دوستو چھوٹی سے چھوٹی بلا کا سامنا دُشوار ہے
ہم تمھیں سے پوچھتے ہیں سوچ کر دینا جواب دو دلوں کا ایک ہونا سہل یا دشوار ہے
کچھ اثر لو نالۂ دل سن کے اے اربابِ دل دامن قدسیؔ ہوا آلودۂ خوناب دل

انسان بنا دے

علامہ سعیدؔ مرحوم

ہر ذرّے کو آئینۂ فاران بنا دے ہر غنچۂ دل روکش قرآن بنا دے
اعجاز دکھا دے مجھے اے جانِ رسالت اس دور کے انسان کو انسان بنا دے